سلسلۂ اَربعینات

اَلأَذْکَار بَعْدَ الصَّلَوَات

اَلْفُتُوحَات فِي الْأَذْکَارِ بَعْدَ الصَّلَوَات

﴿نمازِ پنجگانہ کے بعد اَذکار پر چالیس اَحادیثِ مبارکہ﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

اَلْأَذْکَارُ بَعْدَ الصَّلَوَات

اَلْفُتُوْحَات

فِي

الْأَذْکَارِ بَعْدَ الصَّلَوَات

﴿نمازِ پنجگانہ کے بعد اَذکار پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :8514 3516، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلْفُتُوحَات فِي الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَات ﴿نمازِ پنجگانہ کے بعد اَذکار پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اگست 2010ء (1,100)
قیمت	:	-/35 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اَہلِ علم و سعادت نے اپنے اپنے دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کے علم و فکر اور عقیدہ و عمل کی حفاظت اور پختگی کے لیے چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب فرمائے۔ اِن مجموعہ ہائے اَحادیث میں سے ہی ایک قسم اَربعین کی ہے جس سے مراد چالیس اَحادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ مبلغ حدیث کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے۔ فرمانِ اَقدس ہے: **نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ** (اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رونق و تازگی عطا فرمائے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا)۔ (سنن الترمذی)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کا شمار عصر حاضر کے اُن جلیل القدر محدّثین میں ہوتا ہے جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے اَسلاف کی روایات کے مطابق جہاں **المنهاج السوی، هداية الأمة** اور **جامع السنة** جیسے نہایت مستند اور ضخیم مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب فرمائے، وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان مبارک سے تبلیغ و اِشاعتِ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دُنیوی و اُخروی فیوض و برکات سمیٹنے اور دعاءِ رسول ﷺ کا

مصداق بننے کے لیے بصورتِ اَربعین مختصر مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب کرنے کی علمی روایت کو بھی آگے بڑھایا تا کہ وسائل و ذرائع کی کمی اور قلتِ وقت کے شکار لوگ فرموداتِ رسول ﷺ سے مستنیر ہو سکیں۔

زیرِ نظر ''اَربعین'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کے معمولاتِ مبارکہ میں سے نمازِ پنجگانہ کے بعد پڑھے جانے والے اَذکار پر مستند ذخیرۂ حدیث سے چالیس مختصر اَحادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں تا کہ مدارسِ اِسلامیہ کے طلبہ کے ساتھ ساتھ عام لوگ خود بھی انہیں بآسانی یاد کر سکیں اور اپنی اولاد کو بھی یہ مختصر اَحادیثِ مبارکہ حفظ کروا سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کماحقہٗ فرموداتِ نبوی سے اِستفادہ کرنے اور بساط بھر اِن تعلیمات کو عام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)

رِیسرچ اَسکالر، فرید ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

۸ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ. (النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔‘‘

٢. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○

(الأعراف، ٧: ٢٠٥)

’’اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○‘‘

٣. وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الأنفال، ٨: ٤٥)

’’اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○‘‘

٤. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ ط اَ لَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُO (الرعد، ١٣: ٢٨)

’’جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہےO‘‘

٥. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاO

(الأحزاب، ٣٣: ٤١)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروO‘‘

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ، إِذَا انْصَرَفُوْا، بِذَالِکَ، إِذَا سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو معبد مولٰی ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: عہدِ نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب میں (اپنے گھر میں) اس ذکر کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٢٨٨، الرقم: ٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٤١٠، الرقم: (١٢٢) ٥٨٣۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٣. وفي رواية لِمُسْلِمٍ عَنْهُ: قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے۔''

یہ روایت متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ یوں ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔''

قَالَ النَّوَوِي فِي شَرْحِهِ: إِنَّ ذِكْرَ اللِّسَانِ مَعَ حُضُوْرِ

٢-٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ١/٢٨٨، الرقم: ٨٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٤١٠، الرقم: (١٢٠، ١٢١) ٥٨٣۔

الْقَلْبِ أَفْضَلُ مِنَ الْقَلْبِ وَحْدَهُ.(١)

''امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔''

٤. وفي رواية: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَo وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo** [الصافات، ٣٧: ١٨١]. **رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا: ﴿**سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَo وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo**﴾ (آپ کا ربّ، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیںo اور (تمام) رسولوں پر سلام ہوo اور سب تعریفیں اللہ ہی کے

(١) ذكره النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٦/١٧۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، ٢/٩٦، الرقم: ٢٩٩، والطبراني في الدعاء/٢٠٧، الرقم: ٦٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٣۔

لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے○) کے پڑھنے سے جان لیتے تھے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَـلاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهٰذَا الإِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ ﴿**سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ**﴾ کہتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب ما يقول إذا فرغ من وتره، ٦/١٨٤، الرقم: ١٠٥٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٦، الرقم: ١٥٣٩٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٦، الرقم: ١٠٠٩۔

٦. عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ. وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وفي رواية لمسلم: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے تھے اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو فرمایا کرتے اور مسلم کی روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد (یہ کلمات ادا) فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ،

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٠٨، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ٥/٢٣٣٢، الرقم: ٥٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩٣۔

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَی الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: کَتَبَ مُعَاوِيَةُ ﷺ إِلَی الْمُغِيْرَةِ ﷺ: أُکْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلٰی عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: (وفي رواية:) کَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب القدر، باب لا مانع لما أعطی الله، ٦/٢٤٣٩، ومسلم في الصحيح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم: (١٣٧۔ ١٣٨) ٥٩٣۔

أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَالِکَ الْقَوْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ورّاد کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ شے لکھ بھیجیں جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھوایا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے سنا اور ایک روایت میں فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: ﴿**لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ**﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی۔) امام ابن جُریج نے فرمایا: مجھے حضرت عبدہ نے بتایا کہ انہیں (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام) ورّاد نے بھی ایسے ہی بتایا تھا، پھر میں یہ پیغام لے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس حدیث کے مطابق نماز کے بعد یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿**اَللّٰهُمَّ، إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ**﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الدعاء قبل السلام، ١/٢٨٦، الرقم: ٧٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/٢٠٧٨۔

٩. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰی ...... فذكر الحديث.

''حضرت ابو الزبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٢، الرقم: ١٥٠٦، ١٥٠٧، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ٣/٧٠، الرقم: ١٣٤٠، والشافعي في المسند/٤٤۔

وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (ممکن) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، سب نعمتیں اسی کی ہیں اور سب فضیلتیں اور تمام اچھی تعریفیں اسی کی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں) اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: ’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔‘‘

قال العسقلاني في ’الفتح‘: وَاخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ هَلْ كَانَ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُهٗ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهٗ فَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا

قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. وفي رواية له: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ الخ. وَيُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِحَمْلِ الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ عَلٰى إِرَادَةِ السَّلَامِ لِأَنَّ مَخْرَجَ الطَّرِيْقَيْنِ وَاحِدٌ وَأَوْرَدَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ بِلَفْظٍ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا ظَاهِرٌ فِي أَنَّهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ذَالِكَ قَبْلَ السَّلَامِ وَبَعْدَهُ.(١)

''امام عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد، سو امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾

(١) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ١١/١٩٨، ونحوه الصنعاني في سبل السلام، ٤/٣٢٣۔

(اے اللہ میرے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو میں پیچھے چھوڑ آیا اور وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے، اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کیے اور میرے وہ گناہ جنہیں مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے۔ جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں فرماتے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ** الخ۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس) ایک ہی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ کلمات ادا فرماتے)۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ یہ کلمات سلام پھیرنے کے بعد ادا فرماتے، اور یہاں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی فرماتے ہوں۔"

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَـلَاثًا وَثَـلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَـلَاثًا وَثَـلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللهَ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٨، الرقم: ـــ

ثَـلاثًا وَثَـلاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللهُ أَکْبَرُ پڑھا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ پڑھا: ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام

.... ٥٩٧، والنسائي في السنن الکبری، ١/٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧١، الرقم: ٨٨٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٥٩، الرقم: ٢٠١٦۔

ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١. وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ صَلَاةَ الْفَرْضِ لَا تُعْتِقُوْا فِي عَقْبِ كُلِّ صَلَاةٍ رَقَبَةً فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا طَاقَةٌ ذَالِکَ فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَرْضَ فَقُوْلُوْا فِي عَقْبِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً. رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو (کیا تم نہیں چاہتے کہ) ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس عمل کی طاقت نہیں رکھتے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لیے اتنا اجر لکھ دیا جائے گا کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا

١١: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار القزوين، ٢/ ١١٨۔

ہے۔‘‘ اسے امام قزوینی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

١٣. وقال الإمام التّرمذي: وَفِي الْبَاب عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ، قَالَ أَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ

١٢-١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩٢، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ٢/٩٥،٩٦، الرقم: ٢٩٨،٢٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٢٤۔

التَّسْلِيمِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ کَانَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے جلالت و بزرگی کے مالک! تو پاک ہے۔) پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما ہوتے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

’’امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ

حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت خالد الحذّاء نے بھی حضرت عائشہ سے مروی حضرت عبد اللہ بن الحارث سے عاصم کی مثل یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے : ﴿**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ**﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے: ﴿**سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**﴾ (آپ کا ربّ، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے)۔‘‘

١٤. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ. قَالَ الْوَلِيْدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ثوبان رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور کہتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال و اکرام تو بڑی برکت والا ہے۔) حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا: یوں کہتے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ رضی الله عنه قَالَ: صَلّٰى رَجُلٌ إِلٰى

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩١۔

١٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا انتهى إلى قوم فجلس إليهم، ٦/٩٨، الرقم: ١٠١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٣٩، الرقم: ١٣٢٨٨،ـــ

جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي ﷺ فَسَمِعَهُ حِيْنَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ، ثُمَّ صَلّٰى إِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما حِيْنَ سَلَّمَ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ مِثْلَ ذَالِكَ فَضَحِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا قُلْتَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَالِكَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ کے پہلو میں (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی، تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ﴿أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾ پھر اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی اور انہیں بھی یہی دعا مانگتے سنا، تو وہ آدمی ہنس پڑھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی پڑھتے ہوئے سنا

.... والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢۔

جو آپ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كَانُوْا يُحِبُّوْنَ (وفي رواية: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ) إِذَا قَضَى الرَّجُلُ الصَّلَاةَ أَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ اس بات کو مستحب جانتے تھے) کہ جب کوئی شخص اپنی نماز پڑھ چکے تو یہ کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اور اے بزرگی و اکرام والے ربّ! تو برکت والا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس

١٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٨/١٦٧، الرقم: ٤٧٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢۔

کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٧. وفي رواية: عَنْ صُهَيْبِ بْنِ زُفَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ. ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُنَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مِثْلَ الَّذِي تَقُوْلُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت صہیب بن زفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات پڑھتے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے ان سے پوچھا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی یہی

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٥، وأيضًا، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦١، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٢١٩، الرقم: (١) ٥٣٤۔

کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہی کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (ہر نماز کے بعد) تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ،

١٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٨٦/٢، الرقم: ١٥٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ١١٩/٦، الرقم: ١٠٢٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٤/١، ٣٩٧، الرقم: ٣٧٤٤، ٣٧٦٩ـ٣٧٧٠ـ

١٩-٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضيف، ٥٦٨/٥، الرقم: ٣٥٧٧، وأبو داود في السنن،ــــ

وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ، غُفِرَ لَهُ وَإِنْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ زَيْدٍ ﷺ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٢٠. وَزَادَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْضًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ مَوْقُوْفًا: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب (اپنے گناہوں سے نادم ہوکر) رجوع کرتا ہوں۔) تو اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

.... كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣٧٩، الرقم: ١٢٧٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٣٦، الرقم: ٣١٩٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٢، الرقم: ١٨٨٤۔

اسے امام ترمذی، ابو داود اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا علاوہ ازیں اسے امام طبرانی نے بھی مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے بھی اسے المستدرك میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

امام عبد الرزاق نے بھی اسے موقوفاً حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس اضافے کے ساتھ روایت کیا: ''جس نے (ہر نماز کے بعد) تین مرتبہ مذکورہ بالا کلمات ادا کیے تو اللہ تعالیٰ اس کے (تمام) گناہ مٹا دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے ہی کیوں نہ فرار ہوا ہو۔''

۲۱. عَنْ زَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، حَتّٰى بَلَغَ مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد (یہ دعا) فرماتے ہوئے سنا: ﴿**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ**﴾ (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم

۲۱: أخرجه النسائي في السنن، کتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الکرسي دبر کل صلاة، ۳۱/۶، الرقم: ۹۹۳۱۔

فرمانے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔‘‘

اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کیے جانے والے کچھ اَذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) بار **سبحان اللہ**، تینتیس (۳۳) بار **الحمد للہ** اور چونتیس (۳۴) بار **اللہ اکبر** (پڑھنا) بھی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

٢٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذي في السنن، كتاب الدعوت، باب: (٢٥) منه، ٥/٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/٧٥، الرقم: ١٣٤٩۔

نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ: يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذَالِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَذَالِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهُ وَيَأْتِيْهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهَا.**

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:

٢٣: أخرجه أبو نعيم في مسند أبي حنيفة، ١/١٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٥) منه، ٥/٤٧٨، الرقم: ٣٤١٠، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ٤/٣١٦، الرقم: ٥٠٦٥۔

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو مسلمان بندہ ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے لوگ ہیں۔ یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ **سُبْحَانَ اللهِ**، دس دفعہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**، اور دس دفعہ **اَللهُ اَكْبَرُ** پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ چونتیس دفعہ **اَللهُ اَكْبَرُ** پڑھے جبکہ سونے لگے اور تینتیس دفعہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** اور تینتیس دفعہ **سُبْحَانَ اللهِ** پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب وہ بستر پر جائے چونتیس مرتبہ **اَللهُ اَكْبَرُ** پڑھے، تینتیس مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** پڑھے اور تینتیس مرتبہ **سُبْحَانَ اللهِ** پڑھے۔ پس یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے لوگ کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ترمذی، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں روایت

کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٢٤.	عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَـلَاةٍ ثَـلَاثًا وَثَـلَاثِيْنَ، وَنَحْمَدَهُ ثَـلَاثًا وَثَـلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَـلَاثِيْنَ، قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَـلَاةٍ ثَـلَاثًا، وَثَـلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا اللهَ ثَـلَاثًا وَثَـلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَـلَاثِيْنَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوْا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوْا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت زید بن ثابت ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام ﷺ کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **تسبیح** (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ **تحمید** (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ **تکبیر** (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا

٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٥) منه، ٥/٤٧٩، الرقم: ٣٤١٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/٧٦، الرقم: ١٣٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨٤، ١٩٠، الرقم: ٢١٦٤٠، ٢١٧٠٢۔

گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تھلیل (یعنی لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ) کو شامل کر لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ، وَعَشْرَ تَكْبِيرَاتٍ، وَعَشْرَ تَحْمِيدَاتٍ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يُصِيبُ فِي يَوْمٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ.

٢٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ٦/٤٦، الرقم: ٩٩٨٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٧٥، الرقم: ٧٤٨٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٤٣۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سبحان اللہ** اور دس مرتبہ **اللہ اکبر** اور دس مرتبہ **الحمد للہ** پڑھا تو یہ کلمات زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں اور میزان میں پندرہ سو ہیں، اور جب سونے کے لیے اپنے بستر پر جا کر یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، اور اسی سے ملتی جلتی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

٢٦. عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُكَبِّرَ عَشْرًا، وَيَحْمَدَ عَشْرًا، فَذَالِكَ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٍ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ،

٢٦: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ٦/٤٦، الرقم: ٩٩٨١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/ ٢١٦، الرقم: ٧١٨٤۔

وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَذَالِکَ مِائَةٍ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ بِالْمِيْزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةَ سَيِّئَةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

’’حضرت سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سبحان اللہ**، دس مرتبہ **اللہ اکبر** اور دس مرتبہ **الحمد للہ** پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ کلمات پانچ نمازوں میں ڈیڑھ سو مرتبہ زبان پر اور میزان میں ڈیڑھ ہزار کے برابر ہیں اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر تینتیس مرتبہ **سبحان اللہ**، تینتیس مرتبہ **الحمد للہ** اور چونتیس مرتبہ **اللہ اکبر** کہتا ہے تو یہ زبان پر سو مرتبہ اور میزان میں ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہیں۔ سو تم میں سے کون ہے جو دن رات میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّةِ جَاءَتْ أُمُّ مَالِكٍ رضي الله عنها بِعَكَّةِ سَمَنٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَالًا فَعَصَرَهَا ثُمَّ

٢٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدا ﷺ، ٣٢٢/٦، الرقم: ٣١٧٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٤٥/٢٥، الرقم: ٣٥١،—

رَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوءَةٌ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَمَا ذَاکَ يَا أُمَّ مَالِكٍ، قَالَتْ: رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَتِي قَالَ: فَدَعَا بِلَالًا فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَنِيئًا لَکِ يَا أُمَّ مَالِكٍ هٰذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللهُ ثَوَابَهَا ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرًا، وَاللهُ أَكْبَرُ عَشْرًا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ ثِقَةٌ ...... وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اُمّ مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت اُمّ مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے

.... وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/١٧٧، الرقم: ٣٤٠٥۔

میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے اُمِّ مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمِّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سبحان اللہ**، دس مرتبہ **الحمد للہ**، اور دس مرتبہ **اللہ اکبر** پڑھا کریں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو کہ ثقہ ہیں ...... اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٨. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَجِدُ بِالْقَرَبِ قَالَتْ: وَأَنَا وَاللهِ إِنِّي أَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرَّحَا فَقَالَ

٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما يقال في دبر الصلوات، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٣، الرقم: ١٠٦٥٠، والبزار في المسند، ٣/١٠۔

لَهَا: ائْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَدْ أَتَاهُ سَبْيٌ ائْتِيهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُکِ خَادِمًا فَانْطَلَقَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُمَا فَقَالَ: إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لِأُخْدِمُكُمَا خَادِمًا وَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ فَإِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ: تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْکَ مِائَةٌ قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: فَمَا أَعْلَمُنِي تَرَكْتُهَا بَعْدَ قَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضی الله عنه: قَاتَلَكُمُ اللهُ يَاأَهْلَ الْعِرَاقِ، وَلَا لَيْلَةَ الصِّفِّيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیوں کہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لیے کوئی کنیز دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی (مگر شرم و حیا کی

وجہ سے کچھ عرض کیے بغیر ہی لوٹ آئی)، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لیے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمت گار دے دوں۔ اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لیے خدمت گار سے بھی بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **سبحان اللہ**، تینتیس مرتبہ **الحمد للہ**، اور چونتیس مرتبہ **اللہ اکبر** پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اَذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اَذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم سے جنگ کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في المعوّذتين، ١٧١/٥، الرقم: ٢٩٠٣، وأبو داود، في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٨٦/٢، الرقم: ١٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الأمر بقراءة المعوذات ←

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ.

.... بعد التسليم من الصلاة، ٣/٦٨، الرقم: ١٣٣٦۔

٣٠: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣٠، الرقم: ٩٩٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٤، الرقم: ٧٥٣٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/٩٢، الرقم: ٨٠٦٨، وأيضًا في الدعاء/٢١٤، الرقم:٦٧٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٩، الرقم: ٢٤٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٨٦۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ فِي بَعْضِ طُرُقِهٖ: وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ أَحَدُهَا صَحِيْحٌ، وَقَالَ شَيْخُنَا أَبُو الْحَسَنِ: هُوَ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَصَحَّحَهٗ، وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي بَعْضِ طُرُقِهٖ وَإِسْنَادُهٗ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ جَيِّدٌ أَيْضًا. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ بِأَسَانِيْدَ وَأَحَدُهَا جَيِّدٌ. وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ فِي 'الْوَابِلِ الصَّيِّبِ': وَبَلَغَنِي عَنْ شَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ قَالَ: مَا تَرَكْتُهٗ عَقِيْبَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا نِسْيَانًا.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

اس حدیث کو امام نسائی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بعض طرق میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام نسائی نے اور طبرانی نے بھی مختلف اَسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔(امام منذری فرماتے ہیں کہ) اور ہمارے شیخ امام ابو الحسن نے بھی فرمایا: یہ امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلاۃ میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا

ہے، اور امام طبرانی نے اس کے بعض طرق میں اضافہ کیا ہے، اور اس کی سند اس اضافے کے ساتھ بھی جید اور عمدہ ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام طبرانی نے اسے المعجم الکبیر اور المعجم الأوسط میں جید اَسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔
اور علامہ ابن قیم الجوزیہ نے الوابل الصیب میں فرمایا: مجھ تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر نماز کے بعد یہ عمل (یعنی آیت الکرسی پڑھنا) کبھی جان بوجھ کر ترک نہیں کیا۔

٣١. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَلَّالُ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٨٣، الرقم: ٢٧٣٣، وأيضًا في الدعاء/٢١٤، الرقم: ٦٧٤، والخلال في السنة، من فضائل سورة الإخلاص/١٠٥، الرقم: ٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٩، الرقم: ٢٤٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٤٨، وأيضًا، ١٠/١٠٢، والسّيوطي في الدر المنثور، ٢/٦۔

نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام منذری، ہیثمی اور سیوطی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٢. وفي رواية أَخْرَجَ ابْنُ النَّجَّارِ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ أَعْطَاهُ اللهُ قُلُوْبَ الشَّاكِرِيْنَ وَأَعْمَالَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَثَوَابَ النَّبِيِّيْنَ وَبَسَطَ عَلَيْهِ يَمِيْنَهُ بِالرَّحْمَةِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ فَيَدْخُلُهَا.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اَعمال اور اَنبیاء کرام کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنے دائیں دستِ رحمت سے سایہ فگن

٣٢: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٦/٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠٦/٦١۔

ہو گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔'' اس حدیث کو امام سیوطی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ، أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّکَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ، اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَکَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ، نُوْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ.

٣٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ٢/٨٣، الرقم: ١٥٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، باب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣٠، الرقم: ٩٩٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩، الرقم: ١٩٣١٢۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور حضرت سلمان نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّکَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ، اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَکَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ، نُوْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ:) رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ.﴾ (اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ ربّ صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لیے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا

ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داود کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے ربّ! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ، أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ السُّنِّيِّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحَدِ إِسْنَادَي الطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی مبارک پر پھیرتے اور یوں کہتے: ﴿**بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ، أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ**﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٦، ٢٨٩، الرقم: ٢٤٩٩، ٣١٧٨، وأيضًا في الدعاء/٢٠٩، الرقم: ٦٥٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٠١، وابن السني في عمل اليوم والليلة/ ١٠١، الرقم: ١١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٠۔

معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم وحزن کو دور فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ [الصافات، ٣٧:١٨١]. **ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدِ اكْتَالَ بِالْجَرِيْبِ الْأَوْفٰى مِنَ الْأَجْرِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ﴿**سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○**﴾ (آپ کا ربّ، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢١١، الرقم: ٥١٢٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٤٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢۔

ہیںo اور (تمام) رسولوں پر سلام ہوo اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہےo) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے پیمانے کے ساتھ اجر عطا کیا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٣٦. وفي رواية: **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُوْلُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ عِنْدَ انْصِرَافِهِ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ o وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ o وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo** [الصافات، ٣٧: ١٨١]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ﴿**سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَo وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo**﴾ (آپ کا ربّ، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیںo اور (تمام) رسولوں پر سلام ہوo اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہےo)۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٧، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٢٢٧، الرقم: (٥٣٤)٢۔

٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ، لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٣٨. وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ سَلَّمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٣٩. وفي رواية: عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ رضي الله عنه إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نماز سے فارغ

٣٧-٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ١/٢٦٩، ٢٧٠، الرقم: ٣٠٩٨- ٣٠٩٩، ٣١٠١-

ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ، لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو نے بخش نہ دیا ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا غم چھوڑ مگر جس سے تو نے مجھے نجات دلا دی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو)۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں)۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

’’حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ﴾

(اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں)۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلَاةِ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ، وَبِحَمْدِهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَامَ مَغْفُوْرًا لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَزَادَ: ثَلَاثًا، وَالْبَزَّارُ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَسَنَدُهُ إِلٰى أَبِي الزَّهْرَاءِ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُوْ الزَّهْرَاءِ لَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ، وَبِحَمْدِهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب ونقص سے) پاک ہے، اور اسی کی حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی

٤٠: أخرجه ابن السّني في عمل اليوم والليلة، باب نوع آخر/١١٤، الرقم: ١٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٠، الرقم: ٢٤٧٢، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ٩/٣٧٥، الرقم: ١٧٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٣۔

طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔) تو وہ (اپنی نشست سے) اٹھنے سے (قبل) بخشا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا اور ’’تین مرتبہ‘‘ کے لفظ کا اضافہ کیا۔ اور امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام بزار نے بھی مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے، اور ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کسی راوی پر جرح نہیں کی اور امام منذری نے فرمایا: اسے امام بزار نے ابو زہراء سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام ابو زہراء تک عمدہ ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے بزار نے امام ابو زہراء سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور ابو زہراء کے متعلق میں جرح و تعدیل نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَللّٰهُمَّ، أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٣٧، الرقم: ٧٩٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٠، الرقم: ٢٤٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٢، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٤، الرقم: ٣٤٧٩-٣٤٨-.

مَحَبَّتَهٗ، وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهٗ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کیں، روزِ قیامت اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهٗ، وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهٗ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهٖ﴾ (اے اللہ! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں (کے دلوں) میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقربین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین)۔‘‘

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَالَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝﴾ [ق، ٥٠: ٣٩-٤٠] وَلِهٰذَا جَاءَتِ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.(١)

(١) ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٢١٨۔

’’امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: ’’اور آپ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلےo اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور نمازوں کے بعد بھیo‘‘ اسی لیے حدیث میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔‘‘

مصادر التخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٥. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٧. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٨. ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن محمد بن ادریس (٣٢٧ھ)۔ الجرح والتعدیل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ١٢٧١ھ۔

٩. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ)۔ **المستدرک على الصحيحين**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١/١٩٩٠۔

١٠. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی۔ **المطالب العاليه**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

١٣. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩/١٩٧٩۔

١٤. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔

١٥. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

١٦. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔ ٤٦٣ھ)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٧. خلال، ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید (٣٣٤۔٣١١ھ)۔ **السنة**۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ۔

١٨. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٩. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٠. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٤١٣ھ۔

٢١. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤۔٣٦٤ھ)۔ **عمل اليوم والليلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

٢٢. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

٢٣. شافعی، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٢٤. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٥. صنعانی، محمد بن اسماعیل الامیر (٧٧٣۔٨٥٢ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔

٢٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠ـ٣٦٠ھ/ ٨٧٣ـ٩٧١ء)۔ **كتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٢٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٢٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

٢٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٣٠. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦ـ٢٨٧ھ/ ٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٣١. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦ـ٢٨٧ھ/ ٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٣٢. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦ـ٢١١ھ)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٣. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩ـ٥٧١ھ)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ۔

٣٤. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین في أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٣٥. ابن قیم، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ الوابل الصیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٣٦. ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

٣٧. ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/ ٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٣٨. مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٩. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/ ١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترھیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٤٠. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٤١. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٤٢. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق اصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ)۔

مسند أبي حنيفة۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

٤٣. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

٤٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٤٥. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔